



لوگو! دشمنوں سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑائی میں، جس میں دشمن سے سامنا تھا، سورج ڈھلنے کا انتظار کیا پھر ان کے بیچ کھڑے ہو کر فرمایا: ”لوگو! دشمنوں سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو۔ لیکن جب ان سے مقابلہ ہو جائے، تو صبر سے کام لو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے“ پھر فرمایا: ”اللہ! کتابوں کے نازل فرمان والے، بادلوں کو چلانے والے اور جتھوں کو شکست دینے والے! انہیں شکست سے دوچار کر دے اور ہمیں ان پر غلبہ عطا فرما“
[صحیح] [متفق علیہ]

صحابی رسول عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کا کسی لڑائی میں دشمن سے سامنا تھا، آپ ﷺ نے انتظار کرتے ہوئے جنگ کی ابتدا سورج ڈھلنے تک نہیں کی۔ جب سورج ڈھل گیا، تو صحابہ کرام سے خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ جب کہ عام معمول کے مطابق آپ کے خطبے، نماز بعد ہوا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے دوران خطاب دشمن سے مقابلہ کرنے کی تمنا کرنے سے منع فرمایا؛ کیوں کہ اس میں خود پسندی کے جذبات پائے جاتے ہیں (اس کی بجائے) آپ ﷺ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کریں۔ پھر فرمایا کہ جب دشمن سے مڈبھیر ہو جائے، تو ثابت قدمی کا مظاہرہ کرو۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ جنگ برپا کر دے اور دشمنوں سے مقابلہ میں تمہاری آزمائش کا موقع آجائے، تو میدان جنگ میں جم جاؤ، تشویش و اضطراب کو بالاطاق رکھ دو اور جان رکھو کہ تمہیں دو بہلائیوں میں سے ایک ضرور حاصل ہو کر رہے گی؛ یا تو اللہ تعالیٰ تمہیں دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرمائے گا اور تمہیں غلبہ حاصل ہوگا، اس طرح اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں دشمن پر غلبہ اور آخرت میں اجر و ثواب دونوں سے نوازے گا یا یہ کہ جہاد میں پوری طاقت صرف کرنے کے باوجود تمہیں شکست سے دوچار ہونا پڑ جائے، تو (اپنی جان بازی و جان نثاری کے بدلے) تمہیں اخروی اجر و ثواب حاصل ہوگا۔ آپ ﷺ کے قول " اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایے تلے ہے" کے معنی یہ ہیں کہ جہاد دخول جنت کا باعث ہے پھر آپ ﷺ نے اپنے پروردگار سے، اس کی نازل کردہ شریعت اور اس کی قدرت کاملہ کا وسیلہ لیتے ہوئے، اپنے دشمنوں کے خلاف مسلمانوں کی مدد و نصرت کی دعا فرمائی۔ وباللہ التوفیق

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/2953>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

